سود
یمحق اللہ الربو
اعلان جنگ
اللہ اور اس کے رسولؐ کے خلاف

عہد قدیم میں بھی معیشت کو اتنی ہی اہمیت حاصل تھی جتنی کہ دورِ جدید میں ہے۔فرق صرف اتنا ہے کہ اسلام انسان کو نرا معاشی حیوان نہیں کہتا بلکہ اسے اخلاقی و روحانی مخلوق ٹھہراتا۔اس کے سر پر خلافت ارضی کا تاج سجاتا۔اسے اکثر مخلوق سے اشرف کہتا۔اس کے تزکیہ کو اپنی غایت اولیٰ قرار دیتا ہے۔پھر اسے اپنا ایک مکمل ضابطہ حیات عطا کرتا ہے۔یہ ضابطہ اتنا مکمل ہے کہ اس میں کسی کوتاہی کا تصور بھی ناممکن ہے۔یہ انسان کی ان تمام ضروریات وحاجات اور مسائل ومشکلات کا جامع جواب اور فطری حل پیش کرتا ہے جو اسے مسقط الراس سے لاحق ہوتی ہیں اور لحد تک قائم رہتی ہیں۔جدید ماہرین معاشیات،سود کے بغیر کسی معاشی نظام کا کوئی نقشہ ہی نہیں پیش کر سکتے اور بنکنگ کا پورا سسٹم سود پر قائم ہے جس کے نتیجے میں گرانی و نایابی دائم ہے۔حاضر مال پر تجارت،اسلام کی تعلیم ہے۔

ہم سے جب بھی کوئی ماہر معاشیات تبادلہ خیال کرتا ہے تو اس کا آخری سوال یہی ہوتا ہے کہ اگر بنکنگ کا سودی نظام نہ ہو تو انڈسٹری کیسے لگے گی اور حکومت اپنے میگا پراجیکٹس کیلئے سرمایہ کہاں سے حاصل کرے گی۔یہ سوال پوچھ کر گویا وہ ہمیں لاجواب کر دیتے ہیں۔مگر ساون کے اندھے کو ہر طرف ہرا ہی نظر آتا ہے اور چمگادڑ کو آفتاب عالم تاب کی نور بیزی اندھا کر دیتی ہے اسلام کا معاشی نظام خداترسی اور انسان دوستی پر قائم ہے۔

ہم پوچھتے ہیں کہ اگر ان کا مؤقف درست ہے تو ہر صدی میں کم از کم ایک بار، بنک آف لنڈن کیوں ڈوبتا ہے۔اگر سود ہی سے معیشت پنپتی اور انڈسٹری لگتی اور چلتی ہے تو سودی کاروبار چلانے والے بنک خود ایک دن کیوں ڈوب جاتے ہیں۔تمہارا اپنا بنک آف بہاولپور اور پھر مہران بنک کیوں کر کنگال ہوئے؟

تم میگا پراجیکٹ کی بات کرتے ہو کہ ان کی تکمیل کیلئے سرمایہ کہاں سے آئے گا مگر ہم تمہیں تصویر کا وہ رخ بھی دکھانا چاہیں گے جو تمہاری چشم شپر سے اوجھل ہے۔ ارے عقل کے اندھو! گوشِ ہوش سے سنو:۔ ''اللہ سود کو مٹاتا ہے''۔ تو تم کس مائی کے لعل ہو جو سود سے میگا پراجیکٹ پروان چڑھاتے ہو۔ تم یہ باتیں کہہ کر اللہ اور رسول ﷺ سے جنگ کرتے ہو اور اگر عقل سے کام لو تو تم جانتے ہو کہ اس جنگ میں شکست تمہارا مقدر ہے۔ تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے۔ اگر گوش ہوش میں ثقل ہے تو چشم بینا ہی کھولو۔ ہم نے تمہیں قرآن سنایا ہے۔ اب اپنی آنکھ سے اپنے گردوپیش کا جائزہ لو کہ ریلوے سے بڑا کوئی میگا پراجیکٹ نہ تھا۔ اس کی زبوں حالی کو چشمِ عبرت سے دیکھو۔ وہ ریلوے سٹیشن جن پر دن رات ہجوم خلائق اور اژدہام مسافراں ہوتا تھا، وہاں اُلو بولتے ہیں۔ لاہور ریلوے سٹیشن پر کوئی ویرانی سی ویرانی ہے۔ قلی بیچارے بھوکے مرتے اور گداگری کرتے ہیں۔ مغل پورہ ریلوے ورکشاپ انجنوں کا قبرستان ہو کر رہ گئی اور وہاں دن رات غلام احمد بلور کا ماتم ہوتا ہے۔ مرچنٹ نیوی تمہارا میگا پراجیکٹ تھا جی ٹی ایس، پی آئی اے، سٹیل مل، اومنی بس تمہارے میگا پراجیکٹ تھے۔ یہ سب داستانِ ماضی ہو گئے۔ انہیں سود کھا گیا۔ اللہ نے تمہیں شکست دی پر تمہاری عقل پر پڑا پردہ نہ اٹھا! تم نئے میگا پراجیکٹ کیا لگاؤ گے تم تو وہ بھی گنوا بیٹھے، جو تمہارے پاس تھا۔ تمہارا مرچنٹ نیوی کا فلیٹ کچھ اوپر سو جہاز پر مشتمل تھا یہ سود کے سمندر میں ڈوب گیا۔ یہود نے تم پر سود کا ایسا افسوں پھونکا کہ تم سب کچھ گنوا کر بھی سود سے باز نہ آئے۔ تم ریل کے ڈبے بناتے تھے اور برآمد کرتے تھے مگر تمہاری کیرج فیکٹری کا بیڑہ غرق ہو گیا۔ جہلم ریلوے سٹیشن پر اپنی برج ورکشاپ کی بربادی پر نظر ڈال لو تو کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ ہزارہا مزدوروں کو روزگار کے مواقع دینے والے سینکڑوں صنعتی یونٹ بند ہو گئے۔ پشاور روڈ راولپنڈی پر براعظم ایشیا کی سب سے بڑی ٹیکسٹائل مل کوہِ نور سود کی مضرتوں کی داستان سنا رہی ہے مگر تم نہ قرآن کی وعید سے ڈرتے ہو اور نہ اپنے سینکڑوں میگا پراجیکٹس کی بربادیوں کی تاریخ سے عبرت پکڑتے ہو۔ یہ ہے وہ ناقص معاشی پالیسی جس نے تمہیں فقر و فاقہ کے ذلت آمیز انجام سے دوچار کر دیا ہے اور شیطان تم پر ہنستا ہے کہ اس نے تمہیں سود اور جوئے پر لگا کر تمہاری فاقہ مستی کا اپنا ارادہ پورا کر لیا ہے۔ تمہاری عقل ہی نہ ماری گئی ہوتی اور تمہارے نام نہاد، کم عقل اور کوتاہ اندیش ماہرین معاشیات مورکھ نہ ہوتے تو کم از کم پورے ملک میں پھیلے بیمار صنعتی یونٹس کا ہی شمار کر لیتے اور سمجھ لیتے کہ سود کو اللہ مٹاتا ہے تو ہم اور ہماری معیشت اس سے کیسے پنپ سکتے ہیں۔

یہ دانش ور کم از کم وال سٹریٹ پر قبضہ تحریک کے اسباب وعلل پر ہی غور کر لیتے کہ یہودی معاشی استبداد کے اس سب سے بڑے اڈے پر خود یورپی اور امریکی عوام کیوں پل پڑے ہیں؟ وہ اس پر اس لئے قبضہ کرنے اور اسے مٹا دینے کے درپے ہیں کہ اس کی سودی پالیسیوں نے ان سے لقمہ تک چھین لیا ہے مگر تمہاری آنکھ نہ کھلی اور تم آج بھی سود کے گُن گاتے ہو۔ بنکنگ سود پر قائم ہے۔ سود حرام ہے۔ اس لئے کوئی بنک اسلامی نہیں ہو سکتا۔ سٹاک ایکسچینج ایک بڑا جوا خانہ ہے۔ لاٹری حرام اور بیچ سلم (سٹہ) شیطان کی ایجاد ہے۔

ہمیں ماہر معاشیات ہونے کا دعویٰ نہیں ہے۔ پر اتنا ضرور جانتے ہیں کہ اللہ صدقات کو بڑھاتا ہے۔ برکت بنک میں نہیں ہے، تجارت میں ہے۔ برکت بچت میں ہے۔ جس نے بچت کی وہ کنگال نہ ہوگا۔ مسرفین اور مترفین معاش کے دُشمن ہیں۔ جو تجارت نہیں کر سکتے وہ اپنے پیسے سے سونا خرید لیں۔ جائیداد خرید کر لیں۔ اس میں اللہ برکت دے گا۔ برکت آسمان سے اترتی ہے۔ سود میں برکت نہیں ہے۔ وہ مسلمان جو تجارت نہیں کر سکتے اگر اپنے اموال میں سے زکوٰۃ ادا کرتے رہیں تو انہیں بشارت ہو کہ اللہ صدقات میں برکت دیتا ہے۔ زمین پر چلنے پھرنے والے ہر ذی روح کا رزق اور مکان اللہ کے ذمہ ہے۔ اللہ نے رزق اپنے ذمہ لیا اور انسان کے ذمہ اپنی عبادت کا فریضہ لگایا۔ مگر انسان اتنا بے وقوف نکلا کہ عبادتِ الٰہیہ سے منہ موڑ کر رزق کمانے میں جُت گیا۔ اس کی عقل الٹ گئی۔ اللہ کا کام اپنے ذمہ لے لیا اور اپنے کام سے منحرف ہو گیا۔ مسجدیں ویران اور قمار خانے آباد ہو گئے۔ ﴿لیس للانسان الا ما سعیٰ﴾ وہ تو صرف ہاتھ پاؤں ہلانے کا مکلف تھا۔ رزق اور اس میں برکت آسمان سے اترتے ہیں۔

ہم مسلمانوں سے التماس کرتے ہیں کہ اپنی بچتیں سود پر بنکوں میں نہ رکھیں اور نہ منافع بخش سکیموں میں لگائیں۔ بانڈ اور لاٹری سب جوئے کی شکلیں ہیں، جو حرام مطلق ہیں۔ مسٹر بھٹو سوشلزم کو اسلامی کہتے تھے تو کیا ان کے کہنے سے سوشلزم، اسلام بن گیا تھا؟ اسی طرح بنکنگ کو اسلامی کہنے سے، یہ اسلامی نہ ہو جائے گی۔

مضاربہ کا مسئلہ بنکنگ سے جدا ہے۔ یہ حلال اور جائز ہے۔ اگر ممبرانِ کمپنی کسی حلال کاروبار میں یا کسی میگا پراجیکٹ میں سرمایہ کاری کریں اور کمپنی کے کاروبار میں عملاً حصہ لیں، نفع ونقصان میں برابر کے شریک ہوں تو اسلام اس کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ ہاں اگر کوئی سلیپنگ پارٹنر شرائط طے کرے اور کمپنی کے کاروبار میں عملی طور پر حصہ لینے سے معذور ہو مگر نفع ونقصان میں برابر کا شریک ہو تو ایسا کیا جا سکتا ہے۔ لیکن

مضاربہ کمپنی کے ہر ممبر کو آنکھیں کھول کر رہنا ہوگا کہ مبادا کوئی ممبر اس کی سادگی یا بے خبری سے ناجائز فائدہ اٹھا جائے۔

بجٹ سازی: بجٹ کی تیاری وزارت خزانہ کرتی ہے جس کے ملازمین اس میدان کے ماہر مگر ان کی مہارت اعداد و شمار کے گورکھ دھندے تک ہوتی ہے اور وہ کسی سیاسی عزم کے حامل نہیں ہوتے۔ شماریات و ریاضیات کے یہ ملانے میں مشاق آڑھتیوں کے منشیوں کی طرح کھاتہ اور روکڑ ملانے میں، ید طولیٰ رکھتے ہیں مگر آڑھتی کا کاروباری عزم اصل شے ہے۔ ملک کی برسرِ اقتدار جماعت کا سیاسی و قومی عزم اصل شے ہے جس سے ہماری برسرِ اقتدار جماعتیں بے بہرہ ہیں۔ وزرائے خزانہ سمیت ان کے پاس کوئی ماہر تو درکنار، مناسب آدمی ہی نہیں ہوتے۔ پی پی پی اور اس سے پہلے مشرف گورنمنٹ کو وزیر خزانہ کی قلت کا سامنا رہا اور یہ عام مارکیٹ سے وزیر خزانہ بھرتی کرتی رہیں۔ شوکت عزیز، شوکت ترین اور حفیظ شیخ اس کی مثالیں ہیں۔ ممبران پارلیمنٹ کی علم دشمنی کا یہ عالم ہے کہ جب ممبر شپ کیلئے بی۔اے کی شرط ختم کرنے کا بل آیا تو سب نے خوشی کے شادیانے بجائے اور شرط ختم کردی۔

ان حالات میں ان حکومتوں سے کسی ایسی سیاسی بصیرت کا اظہار ہی نہیں ہوسکتا جو معاشی انقلاب کیلئے ضروری قوتِ متحرکہ کا کام دے سکے۔ ہم ان کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ بجٹ بنانے کیلئے اسلام کے معاشی اصولوں سے رہنمائی حاصل کریں اور سب سے پہلے سود کو حرفِ غلط کی طرح مٹا دیں۔ غیر پیداواری اخراجات، جو سب سے زیادہ حکومت اور اس کے ممبران پر اُٹھتے ہیں، یک لخت ختم کر دیئے جائیں۔ صوابدیدی مالیاتی اختیارات سب سے واپس لئے جائیں۔ ترقیاتی بجٹ، ممبران اسمبلی میں نہ بانٹا جائے بلکہ متعلقہ وزارتیں ہر حلقہ کی ضروریات کو سامنے رکھ کر ترقیاتی منصوبہ بندی کریں کیوں کہ ممبران اسمبلی اور وزیروں کا کوٹہ سیدھا ان کی جیبوں میں چلا جاتا ہے۔ قرضہ پالیسی پر نظر ثانی کی جائے۔ چھوٹے کاشتکاروں کو بلاسود تقاوی قرضے دیئے جائیں۔ جو فصل کی برداشت کے وقت واپس لئے جائیں۔ نوجوانوں کو کاروبار کرنے کیلئے بلاسود چھوٹے قرضے دیئے جائیں اور مالیاتی ادارے ان کی رہنمائی اور نگرانی کریں اور ان قرضوں کی واپسی کیلئے ایک طے شدہ پروگرام دیا جائے۔ میگا پراجیکٹ کے واسطے پبلک اور پرائیویٹ سیکٹرز میں شراکت کا اہتمام کیا جائے جن کی نگرانی سٹیٹ بنک خود کرے اور اس سلسلے میں سرکاری مداخلت کا دروازہ بند کیا جائے۔ قرض معاف کرنے کا قانون ختم کیا جائے اور ہر قرض کے عوض جائیداد رہن رکھی جائے